السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب عورت اپنے خاوند سے یوں کہے کہ اگر تو نے یہ کام کیا تو تو مجھ پر ایسے ہی حرام ہے جیسے میرا باپ، یا اس پر لعنت کرے یا اس سے اللہ کی پناہ چاہے... یا اس کے بالعکس کے بالعکس صورت ہو ب۔ تو اس کا کیا حکم ہے؟
((جاری۔ع۔ سبت العلایا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر عورت اپنے خاوند کو حرام قرار دے یا اسے اپنے کسی محرم سے تشبیہ دے تو اس کا حکم قسم کا حکم ہے ' ظہار کا نہیں۔ کیونکہ قرآن کریم کی نص کی رو سے ظہار صرف مرد ہی اپنی عورتوں سے کر سکتے ہیں۔...:

اور عورت پر قسم کا کفارہ لازم ہے جو دس مسکینوں کا کھانا ہے۔ ہر مسکین کو اس شہر کی غذا سے نصف صاع دینا ہوگا جس کی مقدار ڈیڑھ کلو ہے یا وہ عورت دس مسکینوں کو صبح کا یا شام کا کھانا کھلا دے یا انہیں ایسی پوشاک دے جو کم از کم نماز ادا کرنے کو کافی ہو تو کفارہ ہو جائے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَٰكِن يُؤَاخِذُكُم بِمَا عَقَّدتُّمُ الْأَيْمَانَ ۖ فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِينَ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعِمُونَ أَهْلِيكُمْ أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ ۖ فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ۚ ذَٰلِكَ كَفَّارَةُ أَيْمَانِكُمْ إِذَا حَلَفْتُمْ ۚ وَاحْفَظُوا أَيْمَانَكُمْ ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٨٩﴾... المائدة

''اللہ تمہاری بلا ارادہ قسموں پر مواخذہ نہیں کرے گا۔ لیکن جو قسمیں تم پختہ کر لو (پھر پورا نہ کرو۔) ان پر مواخذہ کرے گا۔ تو اس کا کفارہ دس محتاجوں کو اوسط درجے کا کھانا کھلانا ہے جو تم اپنے اہل وعیال کو کھلاتے ہو۔ یا ان کو کپڑے دینا، یا ایک غلام آزاد کرنا اور جس کو یہ میسر نہ ہو وہ تین روزے رکھے۔ یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب تم قسمیں کھا لو (اور اسے پورا نہ کرو) اور تمہیں چاہیے کہ اپنی قسموں کی حفاظت کیا کرو۔''

اور اگر عورت اس چیز کو حرام کرتی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے حلال کیا ہے تو اس کا حکم قسم کا حکم ہے۔ اسی طرح اگر مرد اس چیز کو حرام کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کی بیوی کے سوا اس کے لیے حلال کی ہے تو اس کا حکم بھی قسم کا حکم ہوگا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ ۖ تَبْتَغِي مَرْضَاتَ أَزْوَاجِكَ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١﴾ قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ ۚ وَاللَّهُ مَوْلَاكُمْ ۖ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ﴿٢﴾... التحریم

''اے نبی! جو چیز اللہ نے تمہارے لیے حلال کی ہے اسے حرام کیوں کرتے ہو؟ کیا (اس سے) اپنی بیویوں کی خوشنودی چاہتے ہو؟ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اللہ نے تمہارے لیے تمہاری قسموں کا کفارہ مقرر کر دیا ہے۔ اور اللہ ہی تمہارا کارساز ہے اور وہ دانا (اور) حکمت والا ہے۔''

مگر جب مرد اپنی بیوی کو حرام کرے گا تو اہل علم کے صحیح تر قول کے مطابق اس کا حکم ظہار کا حکم ہوگا۔ جبکہ یہ تحریم ایفائے وعدہ کی صورت میں ہو یا کسی شرط سے مشروط ہو۔ جس سے مقصود ایگخت، ممانعت، تصدیق یا تکذیب نہ ہو۔ جیسے وہ یوں کہے: تو مجھ پر حرام ہے یا میری بیوی مجھ پر حرام ہے یا محرم ہے جبکہ رمضان آجائے یا ایسی ہی کوئی بات کہے تو اس کا حکم اللہ تعالیٰ کے قول کے مطابق ''تو مجھ پر ایسی ہے جیسے میری ماں کی پشت'' کا حکم ہوگا اور یہ حکم علماء کے صحیح تر قول کے مطابق ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا اور یہ کہنا حرام، مکروہ بات اور جھوٹ ہے اور ایسا کہنے والے پر اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ لازم ہے اور ظہار کا کفارہ رجوع کرنے سے پشتر ہوتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ سورة مجادلہ میں فرماتے ہیں:

الَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِنكُم مِّن نِّسَائِهِم مَّا هُنَّ أُمَّهَاتِهِمْ ۖ إِنْ أُمَّهَاتُهُمْ إِلَّا اللَّائِي وَلَدْنَهُمْ ۚ وَإِنَّهُمْ لَيَقُولُونَ مُنكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُورًا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ لَعَفُوٌّ غَفُورٌ ﴿٢﴾... المجادلة

''تم میں سے جو لوگ اپنی عورتوں کو ماں کہہ دیتے ہیں وہ ان کی مائیں نہیں (بن جاتیں) ان کی مائیں تو وہی ہیں جن کے بطن سے وہ پیدا ہوئے۔ بے شک وہ نامعقول اور جھوٹی بات کہتے ہیں اور اللہ بڑا معاف کرنے والا (اور) بخشنے والا ہے۔''

پھر فرمایا:

وَالَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِن نِّسَائِهِمْ ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا قَالُوا فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مِّن قَبْلِ أَن يَتَمَاسَّا ۚ ذَٰلِكُمْ تُوعَظُونَ بِهِ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿٣﴾ فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِن قَبْلِ أَن يَتَمَاسَّا ۖ فَمَن لَّمْ يَسْتَطِعْ فَإِطْعَامُ سِتِّينَ مِسْكِينًا ﴿٤﴾... المجادلة

''اور جو لوگ اپنی بیویوں کو ماں کہہ بیٹھیں۔ پھر اپنے قول سے رجوع کر لیں تو (انہیں) ہمبستر ہونے سے پہلے ایک غلام آزاد کرنا ہوگا۔ اس حکم سے تمہیں نصیحت کی جاتی ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے خبردار ہے اور جس

''شخص کو غلام میسر نہ آئے تو وہ ہمبستر ہونے سے پہلے متواتر دوماہ کے روزے رکھے اور جو یہ بھی نہ کرسکے وہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

اور جب کوئی شخص غلام آزاد کرنے اور روزے رکھنے سے عاجز ہو تو اس پر ہر مسکین کے لیے شہر کی خوراک سے نصف صاع طعام دینا واجب ہے۔

اوراگر عورت اپنے خاوند پر لعنت کرے یا اس سے اللہ کی پناہ مانگے تو یہ بات اس عورت پر حرام ہے۔ اس پر لازم ہے کہ اللہ کے حضور توبہ کرے اور اپنے خاوند سے معافی مانگے اور اس بات سے اس کا خاوند اس پر حرام نہیں ہوجاتا اور اس کلام کا اس پر کوئی کفارہ نہیں۔

اسی طرح اگر مرد عورت پر لعنت کرے یا اس سے اللہ کی پناہ مانگے تو وہ اس پر حرام نہیں ہوجاتی البتہ اس کلام کی وجہ سے اس پر توبہ لازم ہے اور اس بیوی سے معافی بھی مانگے جس پر اس نے لعنت کی تھی۔ کیونکہ ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان مرد یا عورت پر خواہ اس کی بیوی ہو یا کوئی اور ہو، لعنت کرنا جائز نہیں۔ بلکہ یہ بڑے گناہوں سے ہے۔ اسی طرح عورت کا اپنے کاوند یا کسی دوسرے مسلمان پر لعنت کرنا جائز نہیں۔ کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((لَعنُ الْمُومنِ کَقَتْلِهِ))

''مومن پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کی مانند ہے۔''

نیز آپ ﷺ نے فرمایا:

((انَ اللّعَانین لایکونون شُھداء ولاشُفعاء یومَ القیامة))

''لعنت کرنے والے قیامت کے دن نہ گواہ بن سکیں گے اور نہ سفارشی۔''

نیز فرمایا:

((سِبابُ المسلمِ فُسُوقٌ وقتالُہ کفرٌ))

''مسلم کو گالی دینا گناہ اور اسے قتل کرنا کفر ہے۔''

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ